السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، یوم آخرت اور اچھی اور بری تقدیر کے ساتھ ایمان لایا جائے اور ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(اَلْاِیمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُونَ شعبۃ الخ» (جامع الترمذی، الایمان، باب ماجاء فی استکمال الایمان والزیادۃ والنقصان، ح: ۲۶۱۴ وسنن ابن ماجہ، المقدمۃ، باب فی الایمان، ح: ۵۷»

''ایمان کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں۔'' ان دونوں میں تطبیق کی کیا صورت ہوگی؟''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دراصل ایمان نام ہے عقیدہ کا اس کے چھ اصول ہیں جو حدیث جبرئیل علیہ السلام میں مذکور ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

اَلْاِیمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ، وَمَلَائِکَتِہِ، وَکُتُبِہِ، وَرُسُلِہِ، وَالْیَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہِ وَشَرِّہِ)) (صحیح البخاری، الایمان، باب سوال جبرئیل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الایمان والاسلام والاحسان، ح: ۵۰ و مسلم، الایمان، باب بیان))
(الایمان والاسلام والاحسان... ح: ۸

''ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاؤ اور اچھی اور بری تقدیر پر بھی ایمان لاؤ۔''

اور وہ ایمان جو اعمال اور ان کے انواع واجناس پر مشتمل ہے، اس کی کم وبیش ستر یا اس سے زیادہ شاخیں ہیں، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت کریمہ میں نماز کو ایمان کے نام سے موسوم فرمایا ہے:

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَٰنَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ١٤٣ ...سورة البقرة

''اور اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمان (نماز) کو یوں ہی ضائع کر دے، اللہ تو لوگوں پر بڑا مہربان (اور) صاحب رحمت ہے۔''

مفسرین نے بیان کیا ہے کہ اس آیت کریمہ میں ایمان سے مراد بیت المقدس کی طرف منہ کر کے ادا کی جانے والی نماز ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے کے حکم سے قبل مسجد اقصیٰ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 44

محدث فتویٰ